ISSN: 1991-7007

اورینٹل کالج میگزین

جنوری تا مارچ ۲۰۱۸ء

مدیرِ اعلیٰ

پروفیسر ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری

جلد: ۹۳
شمارہ: ۱

شمارہ مسلسل
۳۴۷

۲۰۱۸ء/۱۴۳۹ھ

پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور ۔ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مندرجات

اداریہ	مدیر اعلیٰ	05
1- دیوانِ شاداں کے قلمی نسخے: ایک تعارف	زمرد کوثر	07
2- حالی و شبلی کی فارسی غزلیں	نبیل مشتاق	19
3- ''وجودیت'' اور شاہنامہ فردوسی	شاذیہ رزاق	37
4- ابلیس کی مجلس شوریٰ از اقبال	راحیلہ لطیف	49
5- اردو اور عربی شاعری میں مناظر فطرت مجید امجد اور محمود شعبان کی شاعری کی روشنی میں	تغرید محمد البیومی	57
6- مولانا امتیاز علی خاں عرشی کا اسلوب	شہناز اختر	85
7- پریم چند کے منتخب افسانے: ترجمہ یا نقلِ حرفی	تنویر غلام حسین	95
8- منٹو بحیثیت افسانوی کردار	راحیلہ بشیر	113
9- گجرات کی ابتدائی علمی و ادبی روایت	محمد ابوبکر فاروقی	127
10- گجرات میں ظروف سازی	تہمینہ علی	141

اداریہ

اوورینٹل کالج میگزین ۔۲۰۱۸ء کا پہلا شمارہ (جلد۹۳، شمارہ۱، بابت جنوری تا مارچ) پیشِ خدمت ہے۔اس شمارے میں کل دس مقالات شامل ہیں۔ پہلا مقالہ مہاراجہ چندولال شاداں کے قلمی دیوان کے حوالے سے ہے۔شاداں کا تعلق ایک تعلیم یافتہ ہندو خاندان سے تھا اور وہ ریاست حیدرآباد (دکن) سے بطور وزیراعظم منسلک تھے۔انھوں نے اپنے ادبی ذوق کو پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کی بھینٹ نہیں چڑھنے دیا۔ان سے اردو کا ایک دیوان یادگار ہے۔اس وقت اس دیوان کے دنیا میں فقط دو قلمی نسخے دستیاب ہیں۔ زمرد کوثر کا مضمون شاداں کے قلمی نسخے کا تحقیقی مطالعہ ہے۔

مولانا الطاف حسین حالی اور علامہ شبلی نعمانی کے زمانے میں اگرچہ فارسی کی روایت دم توڑ رہی تھی اور اردو کی طرف میلان روز افزوں تھا، مگر ابھی فارسی میں شعرگوئی نشانِ امتیاز تھی۔حالی وشبلی کو فارسی پر بھی کامل عبور تھا جس کا اظہار انھوں نے فارسی میں غزل گوئی سے کیا۔نبیل مشتاق نے حالی وشبلی کی فارسی غزل گوئی ہی کو موضوعِ تحقیق بنایا ہے۔عظمت گم گشتہ کی جیسی بازگشت شاہنامہ فردوسی میں نظر آتی ہے اس کی نظیر ادبیات عالم میں ملنا مشکل ہے۔فردوسی نے عجم کی علمی، ادبی، معاشرتی، معاشی اور سیاسی، الغرض ہر روایت کی نقشہ کشی کر کے اپنے ادبی کارنامے شاہنامہ اور خود اپنے آپ کو امر کر لیا ہے۔فردوسی نے شاہنامہ میں متنوع موضوعات پر قلم اٹھایا ہے۔حتیٰ کہ ان کے شاہنامہ میں جدید ادبی تصورات کو بھی نشان زد کیا جا سکتا ہے۔چنانچہ شاذیہ رزاق نے اپنے مقالے میں فردوسی کے شاہنامہ میں وجودیت کا سراغ لگایا ہے۔

یوں تو اقبال کا سارے کا سارا کلام روح کی تازہ کاری کے لیے اکسیر کا درجہ رکھتا ہے، مگر کلام اقبال میں بعض جگہوں پر وہ فکر کی بلندیوں پر نظر آتے ہیں۔'ابلیس کی مجلس شوریٰ' ایسی ہی شاہکار نظم ہے جس میں اقبال نے معاصر عالمی سیاست اور اس کے کرداروں کی ایسی تصویر کشی کی ہے جو انھی سے خاص ہے۔ راحیلہ لطیف نے اقبال کی اس نظم کا مطالعہ مابعد نوآبادیاتی تناظر میں کیا ہے۔بیسویں صدی کے عربی شاعر محمود شعبان اور اردو شاعر مجید امجد جہاں اور بہت سے فکری وفنی امتیازات کے حامل ہیں، وہیں ان کی شاعری تمثال کاری کے حوالے سے بھی خاص اہمیت رکھتی ہے۔مصری سکالر تغرید محمد البیومی نے اپنے مقالے میں ان دونوں شاعروں کے مشترکہ وصف پر روشنی ڈالی ہے۔مولانا امتیاز علی خاں عرشی ایک عالم فاضل شخصیت تھے۔انھوں

نے ادب کی متنوع جہات پر کام کیا مگر ان کی شہرت کا حوالہ ان کا غالبیات پر کام ہے۔مولانا عرشی کا ایک خاص اسلوب تھا۔اس اسلوب کو جہاں بہ نظر تحسین دیکھا گیا وہیں ناقدین نے ان کے اسلوب کو ناپسند بھی کیا۔ شہناز اختر نے اپنے مقالے کے لیے مولانا عرشی کے اسلوب کو موضوع بنایا ہے۔سعادت حسن منٹو کی شہرت کا بنیادی حوالہ افسانہ نگاری ہے۔انھوں نے بعض افسانوں میں اپنے آپ کو بھی بطور ایک کردار سمویا ہے۔ راحیلہ بشیر کے مقالے کا محور منٹو بحیثیت افسانوی کردار ہے۔

گجرات، پنجاب کا ایک معروف خطہ ہے۔یہ خطہ مختلف حوالوں سے ہمیشہ سے زرخیز چلا آرہا ہے۔ یہاں کی علمی وادبی روایت خاصی توانا رہی ہے۔فارسی کی معتبر علمی وادبی شخصیات میں اس خطے کے سپوتوں کا نام بھی ملتا ہے۔بعض محققین نے یہاں کی قدیم تحریروں میں اردو کی طرف اشارہ بھی کیا ہے۔محمد ابوبکر فاروقی کا مضمون گجرات کی ابتدائی علمی وادبی روایت کا جائزہ پیش کرتا ہے۔پریم چند کا شمار اردو کے اولین افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے۔پریم چند نے اردو اور ہندی دونوں زبانوں میں افسانے لکھے۔اپنے چند ہندی افسانوں کو اردو کا روپ بھی خود ہی دیا۔یہ روپ کہیں ترجمے اور کہیں نقلِ حرفی کی صورت میں ہے۔تنویر غلام حسین نے اپنے مقالے میں پریم چند کے منتخب افسانوں کا جائزہ ترجمے یا نقلِ حرفی کے تناظر میں لیا ہے اور نمونے کے طور پر ہندی متن بھی شامل مقالہ کیا ہے۔سرزمین گجرات کی زرخیزی کا حوالہ فقط علم وادب ہی نہیں بلکہ صنعت وحرفت بھی ہے۔یہ خطہ مٹی کے برتن بنانے کے حوالے سے ماضی میں معروف رہا ہے۔آج یہ دستکاری صنعتی انقلاب کے ہاتھوں مضروب دکھائی دیتی ہے مگر اب بھی گجرات میں ظروف سازی ہو رہی ہے۔تہمینہ علی کا مقالہ گجرات میں ظروف سازی کے حوالے سے رقم کیا گیا ہے۔

ہم **اورینٹل کالج میگزین** کے اس تازہ شمارے کے مشمولات کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے آپ کو دعوتِ مطالعہ دیتے ہیں۔

محمد فخر الحق نوری

(مدیرِ اعلیٰ)